# 32554- بچہ جب چالیس یوم کا ہو تو کھانا تقسیم کرنے کا حکم

## سوال

ہمارے ہاں ایک رسم اور رواج پایا جاتا ہے مجھے علم نہیں آیا یہ سنت ہے یا بدعت، وہ عادت یہ ہے کہ: جب بچہ چالیس دن کا ہو جاتا ہے تو گھر والے بہت سارا کھانا پکا کر اپنے عزیز و اقارت اور پڑوسیوں میں تقسیم کرتے ہیں، جسے آج کل "طلوع" کا نام دیا جاتا ہے، تو کیا یہ عمل شرعی ہے، اور کیا یہ سنت ہے یا بدعت جس سے بچنا واجب ہے؟

## پسندیدہ جواب

بچہ پیدا ہونے کی حالت میں گھر والوں کے لیے مشروع ہے کہ وہ بچہ کا عقیقہ کریں، اور یہ عقیقہ کے جانور ساتویں روز ذبح کیے جائینگے، بچے کی جانب سے دو اور بچی کی جانب سے ایک بکرا ذبح کیا جائیگا، گھر والوں کے اس کا سارا گوشت یا کچھ حصہ تقسیم کرنا ممکن ہے، اور اسی طرح اسے سارا پکا کر یا پھر کچھ حصہ پکا کر اہل و اقارب اور پڑوسیوں میں تقسیم کرنا بھی ممکن ہے.

اور اگر گھر والے ساتویں روز بچے کا عقیقہ کرنے سے عاجز ہوں تو چودویں روز، یا پھر اکیسویں روز ذبح کر لیں، اور اگر وہ اس میں بھی استطاعت نہ رکھیں بعد میں جب بھی استطاعت ہو عقیقہ کریں.

آپ عقیقہ کا حکم دیکھنے کے لیے سوال نمبر (20018) اور عقیقہ کا بغیر پکائے یا پکا کر گوشت تقسم کرنے کا حکم سوال نمبر (26046) اور (8423) اور (8388) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

ولادت یا وفات میں چالیس روز کو کچھ بھی اعتبار نہیں بلکہ یہ تو فرعونی عادت ہے، کسی بھی مسلمان شخص کے اس دن کو کسی بھی عبادت یا اطاعت کے لیے خاص کرنا جائز نہیں.

سوال نمبر (12552) کے جواب میں ہم شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے "چالیسویں" کے متعلق یہ نقل کر چکے ہیں کہ:

"اصل میں یہ فرعونی عادت ہے، جو
اسلام سے قبل فراعنہ کے ہاں منتشر تھی، اور پھر یہ ان سے دوسروں میں سرایت کرگئی
اور یہ بدعت منکرہ ہے.جس کی اسلام میں کوئی اصل نہیں، اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا درج ذیل فرمان رد کرتا ہے :

"جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی
نئی چیز نکالی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"

متفق علیہ.

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمیں بدعات سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

"اور تم نئے نئے امور سے اجتناب
کرو، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (4607)
علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور نسائی رحمہ
اللہ نے درج ذیل الفاظ زائد روایت کیے ہیں :

"اور ہر گمراہی آگ میں ہے"

واللہ اعلم.